انسانی جسم میں لبلبے کی کارکردگی میں خلل کے علاج کے لیے نئی دوا کی دریافت

(نمائندہ خصوصی برائے طب و صحت)

ہیوسٹن، ٹیکساس: امریکی ریاست ٹیکساس کے شہر ہیوسٹن میں قائم ایک نجی تحقیقی ادارے ’’ہیوسٹن بائیو میڈیکل ریسرچ انسٹی ٹیوٹ‘‘ کے سائنس دانوں نے ایک ایسی دوا دریافت کرنے کا دعویٰ کیا ہے جو انسانی جسم میں لبلبے کی کارکردگی میں خلل کے علاج کے لیے نئی امید ثابت ہو سکتی ہے۔ ادارے کے ترجمان ڈاکٹر ایلن کارٹر نے جمعرات کو ایک پریس بریفنگ میں بتایا کہ ادارے کے تحقیقی شعبے ’’ایکسپیریمنٹل تھراپیوٹکس‘‘ کے سربراہ ڈاکٹر ایلن کارٹر کی قیادت میں کام کرنے والی ٹیم نے ایک ایسی دوا دریافت کی ہے جو لبلبے کے ان خلیوں کو دوبارہ فعال کر سکتی ہے جو انسولین بنانے کی صلاحیت کھو چکے ہوں۔ ڈاکٹر کارٹر کا کہنا تھا کہ ’’ہم نے یہ دوا چوہوں پر آزمائی ہے اور ابھی ہم انسانوں پر اس کے تجربات کے ابتدائی مرحلے میں ہیں، لیکن نتائج ہماری توقع سے کہیں بہتر ہیں۔‘‘ انہوں نے کہا کہ اگر یہ دوا انسانوں پر بھی اسی طرح کام کرتی ہے جس طرح چوہوں پر کر رہی ہے تو یہ ذیابیطس کے مریضوں کے لیے ایک بڑی پیش رفت ہو گی۔

ڈاکٹر ایلن کارٹر نے بتایا کہ ادارے کی ٹیم نے یہ دوا 2020ء میں دریافت کی تھی اور اس کے بعد سے اب تک اس پر تجربات کیے ہیں۔ ان کا کہنا تھا کہ ’’ہم نے دیکھا کہ یہ دوا لبلبے کے ان خلیوں کو، جو انسولین بنانے کی صلاحیت کھو چکے ہوں، دوبارہ فعال کر سکتی ہے۔ یہ خلیے مرے نہیں ہوتے، بلکہ سو جاتے ہیں، اور یہ دوا انہیں جگا دیتی ہے۔‘‘ انہوں نے کہا کہ چوہوں پر کیے گئے تجربات میں یہ دوا 14 دن تک روزانہ دی گئی، جس کے بعد چوہوں کے خون میں شکر کی مقدار 5 ہفتوں کے اندر معمول پر آ گئی اور یہ اثر کئی مہینوں تک برقرار رہا۔ ڈاکٹر کارٹر کا کہنا تھا کہ ’’یہ بہت حیران کن نتیجہ ہے، کیونکہ عام طور پر ایسے خلیوں کو دوبارہ فعال کرنا بہت مشکل ہوتا ہے۔‘‘

ادارے کے ترجمان کے مطابق اس دوا کے انسانوں پر تجربات کے لیے ابتدائی منظوری ادارے کے اخلاقیات کے بورڈ نے 2022ء کے آخر میں دی تھی۔ اس کے بعد سے اب تک 100 سے زائد رضاکاروں پر اس کے تجربات کیے جا چکے ہیں۔ ان رضاکاروں میں ٹائپ 1 ذیابیطس کے 60 مریض اور ٹائپ 2 ذیابیطس کے 40 مریض شامل ہیں۔ ڈاکٹر کارٹر نے بتایا کہ ابتدائی نتائج کے مطابق اس دوا کے کوئی سنگین ضمنی اثرات سامنے نہیں آئے۔ ان کا کہنا تھا کہ ’’ہم نے ابھی تک کسی مریض میں شکر کی مقدار کو خطرناک حد تک کم ہوتے نہیں دیکھا، جو اس دوا کا ایک بڑا فائدہ ہو سکتا ہے۔‘‘ تاہم انہوں نے کہا کہ ابھی اس دوا کے طویل مدتی اثرات کا جائزہ لینا باقی ہے۔

ادارے کے ترجمان کے مطابق اس دوا کے تجربات کے اگلے مرحلے میں 300 مریضوں پر آزمائش کی جائے گی، جس کے لیے رضاکاروں کا انتخاب کیا جا رہا ہے۔ ڈاکٹر کارٹر نے کہا کہ ’’ہم چاہتے ہیں کہ اگلے مرحلے میں ہر عمر کے مریض شامل ہوں، تاکہ ہمیں معلوم ہو سکے کہ یہ دوا بچوں، نوجوانوں اور بوڑھوں پر کس طرح اثر کرتی ہے۔‘‘ انہوں نے کہا کہ اگر سب کچھ منصوبے کے مطابق رہا تو ادارہ 2026ء کے آخر تک اس دوا کو منظوری کے لیے امریکی ادارہ خوراک و ادویات (ایف ڈی اے) کو پیش کر دے گا۔ ڈاکٹر کارٹر کا کہنا تھا کہ ’’اگر سب کچھ ٹھیک رہا تو ہم 2028ء کے آخر تک اس دوا کو مریضوں کے لیے دستیاب کر سکتے ہیں۔‘‘

(نمائندہ خصوصی برائے طب و صحت)

ہیوسٹن، ٹیکساس: امریکی ریاست ٹیکساس کے شہر ہیوسٹن میں قائم ایک نجی تحقیقی ادارے ’’ہیوسٹن بائیو میڈیکل ریسرچ انسٹی ٹیوٹ‘‘ کے سائنس دانوں نے ایک ایسی دوا دریافت کرنے کا دعویٰ کیا ہے جو انسانی جسم میں لبلبے کی کارکردگی میں خلل کے علاج کے لیے نئی امید ثابت ہو سکتی ہے۔ ادارے کے ترجمان ڈاکٹر ایلن کارٹر نے جمعرات کو ایک پریس بریفنگ میں بتایا کہ ادارے کے تحقیقی شعبے ’’ایکسپیریمنٹل تھراپیوٹکس‘‘ کے سربراہ ڈاکٹر ایلن کارٹر کی قیادت میں کام کرنے والی ٹیم نے ایک ایسی دوا دریافت کی ہے جو لبلبے کے ان خلیوں کو دوبارہ فعال کر سکتی ہے جو انسولین بنانے کی صلاحیت کھو چکے ہوں۔ ڈاکٹر کارٹر کا کہنا تھا کہ ’’ہم نے یہ دوا چوہوں پر آزمائی ہے اور ابھی ہم انسانوں پر اس کے تجربات کے ابتدائی مرحلے میں ہیں، لیکن نتائج ہماری توقع سے کہیں بہتر ہیں۔‘‘ انہوں نے کہا کہ اگر یہ دوا انسانوں پر بھی اسی طرح کام کرتی ہے جس طرح چوہوں پر کر رہی ہے تو یہ ذیابیطس کے مریضوں کے لیے ایک بڑی پیش رفت ہو گی۔

ڈاکٹر ایلن کارٹر نے بتایا کہ ادارے کی ٹیم نے یہ دوا 2020ء میں دریافت کی تھی اور اس کے بعد سے اب تک اس پر تجربات کیے ہیں۔ ان کا کہنا تھا کہ ’’ہم نے دیکھا کہ یہ دوا لبلبے کے ان خلیوں کو، جو انسولین بنانے کی صلاحیت کھو چکے ہوں، دوبارہ فعال کر سکتی ہے۔ یہ خلیے مرے نہیں ہوتے، بلکہ سو جاتے ہیں، اور یہ دوا انہیں جگا دیتی ہے۔‘‘ انہوں نے کہا کہ چوہوں پر کیے گئے تجربات میں یہ دوا 14 دن تک روزانہ دی گئی، جس کے بعد چوہوں کے خون میں شکر کی مقدار 5 ہفتوں کے اندر معمول پر آ گئی اور یہ اثر کئی مہینوں تک برقرار رہا۔ ڈاکٹر کارٹر کا کہنا تھا کہ ’’یہ بہت حیران کن نتیجہ ہے، کیونکہ عام طور پر ایسے خلیوں کو دوبارہ فعال کرنا بہت مشکل ہوتا ہے۔‘‘ تاہم انہوں نے کہا کہ ابھی اس دوا کے طویل مدتی اثرات کا جائزہ لینا باقی ہے۔

ادارے کے ترجمان کے مطابق اس دوا کے انسانوں پر تجربات کے لیے ابتدائی منظوری ادارے کے اخلاقیات کے بورڈ نے 2022ء کے آخر میں دی تھی۔